# کائنات کھیل تماشا نہیں!

سلیمان رفیق باری
شاہکوٹ

اسلام سے قبل دیگر جاہل اقوام کی طرح اہل عرب کے ذہنوں میں بھی یہ بات راسخ ہو چکی تھی کہ یہی زندگی ہے جو کچھ وہ بسر کر رہے ہیں۔ قرآن کریم نے اس نظریے کو یوں بیان فرمایا:

**ان ھی الا حیاتنا الدنیا نموت و نحیا وما نحن بمبعوثین**

وہ کہتے ہیں کہ صرف یہی دنیاوی دنیا ہے۔ جس میں ہم زندہ ہیں جب مر گئے تو دوبارہ نہیں اٹھائے جائیں گے۔ اس لئے انہوں نے اپنی تمام ذہنی فکری اور عملی قوتیں صرف اس بات پر مرتکز کر رکھی تھیں کہ کامیاب وہ شخص ہے جو زیادہ دادِ عیش دے اور زیادہ سے زیادہ ناموری حاصل کر لے۔ نیک و بد اعمال کی سزا و جزا کا تصور ان کے ذہنوں سے بالکل محو ہو چکا تھا۔ یہ نظریہ ہدایت عقل کے خلاف اور شرفِ انسانیت کے منافی ہے۔ یہ حکمت اور عدل الٰہی کے شایان شان بھی نہیں اس لئے قرآنِ کریم نے متعدد مقامات پر پورے شد و مد کے ساتھ پرزور تردید فرما دی اور بتایا کہ اگر اس نظریے کو درست تسلیم کر لیا جائے تو اس کا مطلب یہ ہو گا کہ یہ سارا نظام عالم ایک کھیل تماشا ہے۔ جیسے ہندوؤں کے ہاں یہ نظریہ پایا جاتا ہے کہ یہ کائنات محض ایشور کی بھلا ہے جسے اس کے خالق نے معاذ اللہ نادان بچوں کی طرح تفریح اور دل بہلانے کیلئے پیدا کیا ہے یہ اور اس جیسے دیگر جاہلانہ نظریات الہامی تعلیمات سے بے خبری اور لاعلمی کی بناء پر وجود میں آئے۔ اللہ جل شانہ حکیم و علیم ہے۔ دانائی اور سمجھ بوجھ یعنی بصیرت و فراست پیدا فرمانے والا ہے اس کا کوئی فعل یا تخلیق بے مقصد نہیں۔ عربی مقولہ ہے:

**فعل الحکیم لا یخلو عن الحکمة**

یعنی دانا کا کوئی فعل حکمت سے خالی نہیں ہو سکتا۔ اللہ کریم نے جو کچھ بنایا بامقصد بنایا ہے۔ انسانی تخلیق کے متعلق ارشاد ہوا:

**افحسبتم انما خلقنا کم عبثا وانکم الینا لا ترجعون**

کیا تم یہ خیال کر بیٹھے ہو کہ ہم نے تمہیں یونہی بیکار محض پیدا کیا ہے اور یہ کہ تم ہماری طرف نہیں لوٹائے جاؤ گے؟

ہرگز نہیں! نہ تو یہ کائنات کھیل تماشا ہے اور ہی تم اس میں ہمیشہ کیلئے رہنے آئے ہو۔ یہ کائنات کیوں تخلیق ہوئی؟ انسان کو زمین پر نائب کیوں بنایا گیا؟ اس ضمن میں الہامی تعلیمات سے ہٹ کر لوگوں نے جو بھی نظریات وضع کئے جو تمام کے تمام باطل قرار دیئے۔ کسی نے زندگی کا مقصد کھانا پینا اور خواہشات کی تکمیل قرار دیا کسی نے کچھ اور، مگر یہ سب نظریات اپنی افادیت دنیا والوں کو نہ دے سکے۔ قرآن و سنت یعنی اسلام نے تخلیقِ کائنات کے ضمن میں جو نظریہ عطا کیا ہے اسے سمجھنے کیلئے چند بنیادی باتوں کا ذہن نشین ہونا ضروری ہے۔ انسان کائنات کی تمام اشیاء پر گہری اور شعوری نظر ڈالے خوب غور و خوض کرے اور دیکھے کہ اس کائنات میں ایسی کوئی چیز ہے جو اس کے بغیر اپنا وجود برقرار رکھ سکتی ہو۔ پانی، ہوا، مٹی، چرند پرند، سیارے، ستارے ہر چیز اس کے بغیر اپنا وجود برقرار رکھ سکتی ہے۔ رب العالمین کا ارشاد ہے "اللہ وہ ہے جس نے زمین کی ہر چیز کو تمہارے فائدے اور نفع کیلئے بنایا ہے"۔

ان حقائق سے معلوم ہوتا ہے کہ خالقِ کائنات نے ایک ایک چیز اور ایک ایک ذرے کو انسان کی خدمت کیلئے بھیجا ہے۔ اب مقام فکر ہے کہ کائنات کی ہر چیز کو تو ہمارے لئے بنایا گیا، ہم کیوں اور کس لئے پیدا ہوئے ہیں؟

**وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون**

"میں نے جن و انس کو اپنی عبادت کیلئے پیدا کیا ہے"

گویا کائنات کی ہر چیز اللہ کے نائب یعنی انسان کیلئے اور انسان اللہ کی عبادت کیلئے بنا ہے۔ کتنا واضح اور ظاہر مقصد ہے تخلیقِ کائنات کا۔ امام غزالی لکھتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے چھپکلی دیکھ کر بارگاہِ ایزدی میں عرض کی، مولا کریم تو نے چھپکلی کو کیوں پیدا کیا؟ جواب ملا اے موسیٰ یہی سوال چھپکلی مجھ سے کر چکی ہے کہ اللہ تو نے موسیٰ کو کیوں پیدا کیا۔

اب سوال یہ ہے کہ عبادت کس طرح کی جائے تو اس کیلئے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی

(بقیہ صفحہ نمبر 41 پر)